ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

ماخذ تحقیقی مجلہ

ڈاکٹر فیاض حسین

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پنجابی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر افتخار احمد سلہری

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ پنجابی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور

'ایک پیالی چائے' کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Dr. Fayyaz Hussain
Assistant Professor Department of Punjabi GC University Faisalabad.
Dr. Iftikhar Ahmad Sulehri
Assistant Professor Department of Punjabi GC University Lahore

Research and Analytical Study of "A Cup of Tea''

Dr. Mohsin Mghyana is a well known poet, story writer, light essay writer, articles writer and literati of Urdu and Punjabi. He is a surgeon and now a days he is running Jinnah hospital in Jhang, and with this he is writing different recipients in Urdu and Punjabi.More then a dozen books of him has been published.In this article we took view of the article "Ek Piyali Chaye" which clearly shows that he is a successful light essay writer.

Keywords: *A Cup of Tea, Poet, Story Writer, Urdu, Punjabi.*

اردو اور پنجابی ادب دونوں زبانوں کو ہمیشہ بڑے شعراء اور ادیبوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔دور حاضر میں چند بڑے ناموں میں سے ایک نام ڈاکٹر محسن مگھیانہ کا ہے۔ان کا تعلق پنجاب کے مشہور زمانہ شہر جھنگ سے ہے۔اور وہ ایک سرجن ڈاکٹر ہیں۔سرکاری نوکری سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد ''فیصل مگھیانہ موریل ہسپتال'' چلا رہے ہیں۔اپنی اس مصروفیت کے علاوہ اپنا قیمتی وقت ادب تخلیق کرنے کے لئے نکالتے ہیں۔وہ شاعر، ادیب،افسانہ نگار،انشائیہ نگار، کالم نگار،اور درجن سے زائد کتب کے خالق ہیں۔ادبی حلقوں میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ان کی شخصیت اور فن پر مختلف یونیورسٹیوں سے تین مقالہ جات لکھے جا چکے ہیں۔دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ اردو کے ساتھ ساتھ پنجابی ادب میں بھی نمائیاں کارکردگی دیکھا رہے ہیں۔اس بات کا ثبوت ان کی پہلے سے شائع کتب کے علاوہ رواں سال ۲۰۱۷ء میں دو کتب کی اشاعت ہے۔دونوں ایک ساتھ ایک ہی ادارے، سنگری پبلشر

زنے فیصل آباد سے شائع کی ہیں۔پنجابی انشائیوں پر مبنی "پنڈ دی لاری"، اردوانشائیوں پر مبنی "ایک پیالی چائے" ہے۔اس کے علاوہ ان کی ۲۰۰۱ءمیں پنجابی انشائیوں کی کتاب "چھنا" شائع ہوئی تھی۔

کتاب "ایک پیالی چائے" میں کل ۲۱ انشایئے ہیں۔اس کتاب کا آغاز ڈاکٹر اصغر علی بلوچ کے مضمون "تازہ فکر انشائیہ نگارڈاکٹر محسن مگھیانہ" سے ہوتا ہے۔اس کے ساتھ ہی اگلا مضمون ڈاکٹر عمران ظفر کا "ڈاکٹر نیاز علی محسن مگھیانہ اور ایک پیالی چائے" ہے،ان میں انہوں نے اس کتاب اور مصنف دونوں کو سراہا ہے۔اور تیسرا ابقلم خود،ڈاکٹر محسن مگھیانہ کا ہے۔

انشائیہ کوعام طور پر انگریزی میں Essay کہا جاتا ہے۔یہ لفظ فرانسیسی لفظ اسائی(Essai)سے ماخوز ہے۔انشائیے کو سردار محمد خاں اپنی لغت "اردو پنجابی ڈکشنری" میں لکھتے ہیں:

"جو براہ راست مقالہ نہ ہو،بلکہ جہاں سے چاہیں شروع کیا جائے اور جہاں چاہیں اس کو ختم کیا جائے۔"(۱)

ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے بھی اپنی اس کتاب "ایک پیالی چائے" انشائیہ کے بارے میں اپنا جائزہ پیش کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> "گو کہ پنجابی میں ہم نے انشائیوں کے لئے "سوچ پارے" کا لفظ زیادا مناسب سمجھا اور متعارف بھی کروایا تاہم مشرقی پنجاب میں اسے "کومل لیکھ" کا نام دیا گیا۔ہماری رائے مطابق دونوں ہی اچھے نام ہیں۔اردو کے انشائیوں کو انگریزی میں لائٹ ایسے Light Essay یا ہلکے پھلکے مضامیں کہا جاتا ہے۔"(۲)

انشائیہ کے بارے میں بہت سے محققین نے اپنی رائے پیش کی ہے۔کچھ نے اس میں کہانی رنگ اپنانے کو کفر قرار دیا ہے تو کچھ نے اس میں طنز ومزاح کا ہونا لازم کہا ہے۔ڈاکٹر محمد اشرف کمال اپنی کتاب "تاریخ اصنافِ نظم و نثر" میں رقم طراز ہیں:

> "انشائیہ سنجیدہ بات کو غیر سنجیدہ انداز میں شگفتگی اور بے ساختگی سے بیان کرنے کا نام ہے۔جس میں ذہن کی آزاد ترنگ نکتہ آفرینی کے ساتھ پائی جاتی ہے۔انشائیہ نگار کم وقت اور کم الفاظ میں زیادہ بات کہنے کی کوشش کرتا ہے۔انشائیہ میں بہت سی اہم باتیں غیر سنجیدہ انداز کر دی جاتی ہیں تاکہ طبیعت پر بوجھ نہ ہو۔"(۳)

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

انشائیہ کے بارے میں جاننے اور انشائیے کو پڑھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ ایک ایسی صنف ہے جس میں لکھاری اپنی عقل و دانش کو استعمال میں لاتے ہوئے بات سے بات نکالتا ہے اور آخر میں ساری باتوں کا خلاصہ نصیحت کے انداز میں پیش کر دیتا ہے۔ڈاکٹر محسن مگھیانہ کے انشائیے ان تمام باتوں پر پورے اُترتے دکھائی دیتے ہیں۔انشائیہ "ظرف" کو پڑھیں تو انہوں نے ظرف کو اس آئینے سے پرکھ لیا ہے۔جس میں اعلیٰ ظرفی کا اصل عکس دکھائی دیتا ہے۔بڑی خوبصورتی اور تسلسل کے ساتھ "ظرف" کی تصویر بنا ڈالی ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> "آپ جب تن آسانی کے دور میں ہوتے ہیں تو سبھی آپ کو اعلیٰ ظرف نظر آتے ہیں۔ خوشحالی کے دور میں تو لوگ خوش اخلاقی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں گے ہی سہی مگر جو نہی آپ کے وسائل خشک سالی کا شکار ہوتے ہیں لوگوں کے اندر کے مخفی جذبے عیاں ہو کر اُن کے چہرے سے نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔"(۴)

ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے کیا خوب انداز سے انشائیہ "باری" تخلیق کیا ہے۔کچھ ایسی حقیقتوں سے روشناس کروایا ہے۔جن کو ہم جانتے ہوئے بھی نظر انداز کر ڈالتے ہیں اور پس پردہ رکھ کر زندگی میں آگے بڑھتے رہتے ہیں۔یوں تو سارا انشائیہ ہی مثالی ہے مگر کچھ سطور کو ملحوظ ذکر رکھنا بے حد ضروری ہے:

> "یہاں پروردگار سے شکوہ کرنے والے لوگ بھی ہیں جو دوسروں کی مثال سامنے رکھ کر کہتے ہیں کہ انہیں باری سے پہلے کیوں اتنا کچھ عطا کیا گیا۔انہیں کوئی سرخاب کے پر تو نہیں لگے۔تب وہ خالق ہنس کر کہتا ہے کہ تمہیں کیا معلوم کہ اس کی کون سی ادا ہمیں پسند آئی۔"(۵)

انسان کی خواہش قبر تک اس کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔وہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی خواہشات پھلنے پھولنے لگتی ہیں۔پوری ہوتا رہنے پر خوش رہتا ہے پر جیسے ہی کوئی خواہش پوری نہ ہو تو اللہ سے شکوہ کرتا ہے۔انشائیہ "خواہش" میں ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے انسان کی فطرت کے اس پہلو کو اُجاگر کیا ہے کہ جس میں وہ چھوٹی خواہش کے پورے ہونے کے ساتھ ہی اس سے بڑی خواہش کرتا ہے پھر ایسے ہی پے در پے خواہش پر خواہش کیئے جاتا ہے:

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

"بڑی خواہش بھی بے لباس حسینہ کی طرح دلکش ہوتی ہے۔ نجانے کیوں بڑائی میں اس قدر کشش ہوتی ہے کہ ہر کوئی ادھر کھچا چلا جاتا ہے اور اس کی زلف گرہ گیر کا اسیر بننا چاہتا ہے۔"(۶)

انشائیہ "لباس" میں ڈاکٹر محسن مگھیانہ بڑی خوبصورتی سے انسان اور لباس میں تعلق اور اس کی اہمیت پر بحث کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اس کے ساتھ ہی موقع کی مناسبت سے لباس کے پہناوے کو بیان کیا گیا ہے۔ انھوں نے انسان کی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک لباس کے استعمال کی طرف نظر ڈالی ہے۔ اور تب سے اب تک اس میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ انہوں نے اس انشائیہ میں انسان کے ظاہری اور باطنی لباس کو سامنے رکھتے ہوئے، دل و دماغ کی صفائی ستھرائی کو بیان کیا ہے:

"جلد جیسے قیمتی لباس کی اہمیت اُن جلے مریضوں سے پوچھیے جو اس سے ہاتھ دھو بیٹھے ہین اور ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اُن کے لیے یہی سب سے قیمتی لباس ٹھہرا۔"(۷)

ڈاکٹر محسن مگھیانہ انشائیہ "اختیار" میں اپنے منفرد انداز میں قلم طراز ہوئے ہیں۔ انھوں نے انسان کے اختیارات کو اپنی گہری سوچ و فکر کے ساتھ سامنے رکھا ہے اور اُن تمام اختیارات کو آڑے ہاتھوں لیا ہے جن کا بااختیار شخصیات بے جا استعمال کرتے ہیں۔ اپنے اختیار کو اپنے سے کم اختیار والے افراد پر تھونپ دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اختیارات کا درست استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔:

"ہمیں اللہ نے مستقبل میں دیکھنے کا اختیار بھی نہیں دیا بس اس پہ قیافہ شناسی ہی کر سکتے ہیں۔ تاہم اگر ہمیں کہیں یہ صلاحیت مل جاتی تو بہت مسئلہ ہو جاتا اور نہیں تو ہمیں اپنی موت کے دن کا بھی معلوم ہو جاتا تو اُس گھڑی کے انتظار میں ہم کچھ کر نہ پاتے۔"(۸)

ہمارے معاشرے کے بنیادی ستونوں میں سے ایک "سچ" بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہمیں اسی ستون کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ سچ کہنا مشکل اور سننا بے حد آسان ہے۔ اس انشائیے کو حالات و واقعات کے دائرے میں پرو کر نہایت خوش اسلوبی سے تکمیل تک پہنچایا ہے۔ ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ کریں:

"سچ کے سلسے میں اکثر لوگ صف اول کے ڈپلومیٹ ہیں یعنی دوسروں کے بارے میں ننگا سچ سرعام اور مسلسل بولنا مگر اپنے متعلق ہر کڑوے سچ کو چھپانے کی مہارت کا حامل ہونا۔ اپنے

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

سچ سے دور اور دوسروں کے سچ کے قریب ہونے کے نفسیاتی، اخلاقی اور روحانی مضمرات ہیں یہ سوال آدمی کو فلسفی بنانے کے لئی کافی ہے۔"(۹)

ویسے تو اس کتاب میں شامل تمام انشایئے شاہکار ہیں ان میں ایک انشائیہ "پانی رے پانی" ہے۔ اس میں پانی کی بلند و بالا اہمیت سے روشناس کروانے کے علاوہ اس سے جڑی اُن حقیقتوں سے پردا چاک کیا ہے جن کو ہم جانتے ہوئے بھی نظر آنداز کر دیتے ہیں:

"پانی ہمارا ایسا استاد ہے جو ہمیں زمانے میں آنکھیں کھولنا سکھاتا ہے۔ اچانک بدن پر پانی کا پھوار پڑنے سے انگ انگ میں پھیلی سستی کافور ہو جاتی ہے۔ بدن رات سے دن کا سفر شروع کر دیتا ہے۔"(۱۰)

انسان کا "تصویر" کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اس کی زندگی میں ان کا بڑا عمل دخل ہے۔ جو باتیں ہم زبان سے نہیں سمجھ پاتے وہ تصویریں سمجھا دیتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہم اتنا سننے اور پڑھنے سے نہیں سیکھتے جتنا دیکھنے سے سیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے اس انشائیہ میں کچھ تصویروں کا ذکر کیا ہے جو ہمارے روز مرہ معاملات سے جڑی ہوئی ہیں اور ان کے بنا زندگی نہ مکمل ہے:

"اپنے پیاروں کی تصویریں اپنے پاس رکھ کر روحانی مسرت ہوتی ہے اسی لیے اپنے محبوب سے تصویر کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے۔" (۱۱)

جس انشایئے کے نام پر اس کتاب کا نام رکھا گیا ہے وہ "ایک پیالی چائے" ہے۔ ڈاکٹر محسن مگھیانہ کے باقی انشائیوں کی طرح اس میں بھی چند آفاقی حقیقتوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ انہوں چائے کی اہمیت کے ساتھ ہی میانہ روی کا درس دیا ہے:

"ہم محض ایک پیالی چائے سے زندگی کے کئی اُلجھے فلسفوں کو سمجھ سکتے ہیں بشر طیکہ پتی کے آگ پر اُبلنے کی تپش، اس میں ملے دودھ کی شکتی، اس میں پڑی چینی کی مٹھاس اور اس سے نکلتی مہک محسوس کر سکیں۔"(۱۲)

جابجا ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے بھی اپنے انشائیہ "راستے" میں بے حد پختہ خیالی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انسان جب بھی کوئی فیصلہ لیتا ہے تو اس کے سامنے دو راستے ہوتے ہیں ایک منفی اور دوسرا مثبت، اب اس پر ہے کہ وہ کون سا چنتا ہے۔ ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ بعض اوقات راستہ ایک

ہی ہوتا ہے پر منزل کٹھن اور دور ہونے کی وجہ سے انسان بھٹک جاتا ہے۔بات یہاں ہی ختم نہیں ہوتی جب اُسے منزل مل جاتی ہے تو پھر کئی راستے اس کے سامنے ہوتے ہیں۔طنزومزاح سے بھرپور یہ انشائیہ اپنی مثال آپ ہے:

> "یہاں تو "آؤ فلاح کے راستے کی طرف "کا اعلان روزانہ کئی مرتبہ کروائے جاتے ہیں بھلا ان کی طرف کان دھرنے کی کیا ضرورت...... ہمیں تو دنیاوی راستوں سے پیار ہے...... بعد میں کیا ہو گا......وہ بعد کی بات ہے...... ہم سوچتے ہیں کی دنیا و مافیہا سے بے غرض ہو کر معرفت کی راہ اختیار کرنے والے یقیناً مافوق الفطرت قسم کے لوگ ہوتے ہیں......"(۱۳)

"قرنیہ "ایک ایسا انشائیہ ہے جس میں باتوں باتوں میں طنزومزاح کے ذریعے بات کرنے کا قرینہ سمجھایا گیا ہے۔کچھ باتیں انسان کر گزرنے کے بعد سوچتا ہے تو ندامت کے ساتھ ساتھ سمجھ میں آتا ہے کہ فلاں بات اگر میں نے قرینے سے کی ہوتی تو کیا ہی اچھا ہوتا:

> "قرینے کا خیال بھی نہایت سلیقے سے رکھنا پڑتا ہے کہیں یہ تو نہ ہو کہ قرینے کا خیال کرتے کرتے قدرتی حسن و نیچر کہیں دب کر نہ رہ جائے۔"(۱۴)

اس کتاب کا آخری انشائیہ "زندگی "ہے۔ڈاکٹر محسن مگھیانہ نے زندگی کا بغور مشاہدہ کیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔وہ زندگی کو ہر طرف سے مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور موت کو زندگی کے ہاتھوں شکست کھاتا ہوا تسلیم کرتے ہیں:

> "موت سمجھتی ہے وہ زندگی کو شکست دے لے گی مگر زندگی اس کی اسی غلط فہمی پہ مسکراتی ہے کہ موت تو ایک عارضی عمل ہے جو نئی زندگی کی ابتداء ہے۔"(۱۵)

ڈاکٹر محسن مگھیانہ اس کتاب میں اپنے آپ کو کامیاب دانشور کی حیثیت سے سامنے لاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔انہوں نے جس دلیری و ایمانداری سے حالات و واقعات کا استعمال کیا ہے بہت کم لوگ ایسا کر پاتے ہیں۔ان کے بیان کا ڈھنگ،اسلوب،روانی،تازگی اور خاص طور پر موضوعات سب سے منفرد ہیں۔انسان سے جڑی اہم حقیقتیں کھول کر رکھ دی گئی ہیں۔ایک طرف تو نصیحت والا رنگ اپنایا گیا ہے تو دوسری جانب اُسے بیان کرنے کے لئے طنزومزاح کا استعمال بے حد خوبصورتی سے کیا گیا ہے۔وہ انشائیہ نگاری میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber2021)

حوالہ جات

۱۔ سردار محمد خاں، پنجابی اردو ڈکشنری (جلد دوئم)،لاہور: سچل سٹوڈیو، پاکستان پنجابی ادبی بورڈ، ۲۰۰۹، ص۲۴۱

۲۔ ڈاکٹر محسن مگھیانہ، ایک پیالی چائے، فیصل آباد: سنگری پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۱۵۔۱۶

۳۔ ڈاکٹر محمد اشرف کمال، تاریخ اصناف نظم ونثر، کراچی: سٹی بک پوائنٹ، ۲۰۱۷ء، ص۲۹۰

۴۔ ڈاکٹر محسن مگھیانہ، ایک پیالی چائے، فیصل آباد: سنگری پبلشرز، ۲۰۱۷ء، ص۲۱

۵۔ ایضاً، ص۲۵

۶۔ ایضاً، ص۲۹

۷۔ ایضاً، ص۳۳

۸۔ ایضاً، ص۳۶

۹۔ ایضاً، ص۴۰

۱۰۔ ایضاً، ص۴۴

۱۱۔ ایضاً، ص۴۷

۱۲۔ ایضاً، ص۵۴

۱۳۔ ایضاً، ص۵۷

۱۴۔ ایضاً، ص۶۰

۱۵۔ ایضاً، ص۶۴